رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیر آئی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ ممالک غیر سے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۳۵ ہجری | نمبر ۲۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بڑی صاحبزادی حفصہ صاحبہ جنہیں آج ہم افسوس کے ساتھ مرحومہ لکھتے ہیں) کا جنازہ تاریخ ۱۴ ستمبر ۹ بجے قریباً سو آدمیوں نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب کی اقتدا میں پڑھا گیا بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں اللھم اغفرلھا وادخلھا فی الجنۃ۔ خدا تعالیٰ مرحومہ کے بچوں کو نانا کے علوم کا وارث اور اسیطرح دین کا خادم بنائے۔

۲۔ شملہ سے ایک تار آنے پر ۱۲ ستمبر کو جناب میر قاسم علی صاحب یہاں سے روانہ ہو گئے۔ تا کہ حسب الحکم مولانا غلام رسول فاضل راجیکی کو لاہور سے ساتھ لیکر شملہ جائیں۔ شکر ہے کہ لاہور جاکر بروقت ان کو معلوم ہو گیا کہ کنجاہ ضلع گجرات جانا ہی جہاں

اخبار احمدیہ

سفر شملہ

حضرت کی طبیعت ۹ ستمبر - آج حضرت اقدس کی طبیعت اچھی نہیں۔ کل کھڈ سے اوپر آتے ہوئے پسینہ آیا۔ اور ہوا لگ گئی۔ بخار ہو گیا۔ نماز فجر اور ظہر میں تشریف نہیں لا سکے۔ مگر چونکہ آج اتوار ہے۔ احباب شملہ جمع ہیں۔ اپنے پیارے امام کی صورت دیکھنے اس کے مقدس منہ سے نکلی ہوئی پاک باتیں سننے کا شوق خادمان محمود کے قلوب پر اخلاص میں جوش زن ہے۔ آخر ع

"دل را بدل رہیست"

حضرت باوجود تکلیف نماز عصر میں تشریف لائے نماز پڑھائی

اور بعد نماز حلقہ احباب میں اس طرح جیسا کہ ہالہ میں چاند ہوتا یا ستاروں میں مہتاب چمکتا ہے تشریف فرما ہوئے۔

جماعت شملہ کا ایڈریس حضرت ابھی بیٹھے ہی تھے کہ بابو برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ۔ اٹھے آپ کے ہاتھ میں کچھ کاغذ اور کاغذوں پر کچھ لکھا ہوا تھا بابو صاحب نے اپنے خاص اور نہایت مخلصانہ لہجہ میں پورے ادب سے کہا۔

"حضور عالی!"

اور اس کے بعد حضور کی تشریف آوری کا اور حضرت نواب صاحب کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کر کے جماعت شملہ کی طرف سے پچاس روپیہ نذر پیش کی۔ اور عرض کیا کہ حضور! اس نذر میں وہ احباب بھی شامل ہیں جو فرداً فرداً حضور اور حضور کے ہمرکاب خدام کی دعوت کر رہے ہیں۔ بابو صاحب نے اس شکریہ اور نذر کے بعد جماعت شملہ کی

ضروریات جن میں مسجد کا سوال بھی تھا پیش کیں اور شہزادہ بہادر باسو ولیو رئیس بریلی کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنی کوٹھی کا ایک وسیع کرہ جماعت احمدیہ کو جمعہ کے لئے دیدیا ہے

بابو صاحب نے نہایت جوش سے اعلان کیا کہ جماعت کو غیر مبائعین کی شورش اور محمد علی کے فتنہ سے جو ابتلاء آیا تھا- گو وہ بڑا تھا مگر خدا کے فضل سے جماعت اس سے نکل گئی- اور بچ گئی- جو گئے وہ احمدیت سے ہی گئے- اور مسیح موعود سے ہی گئے- دراصل خدا نے جماعت کو منافق گروہ سے پاک کر دیا ہے- اور بقیہ اب حضور کے مخلصین کی خالص احمدیہ جماعت کا ہے- بابو صاحب نے حضور سے جلسہ سالانہ کی بھی اجازت مانگی- اور اپنے ایڈریس کو اظہار اخلاص و محبت کے اعادہ اور دعا کیساتھ ختم کیا-

حضرت اقدس کا جواب اس ایڈریس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کھڑے ہوئے- اور باوجود علالت اپنے خدام کے ایڈریس کا جواب دینا ضروری سمجھا اور تکلیف اٹھا کر حقیقتاً اولوالعزم ہونے کا ثبوت دیا- اللھم ایدہ بنصرک اللھم احفظہ

پیارے محمود کی ہر بات میں ایک بات تھی- اور ہر نقطہ سبق آموز تھا (یہ جواب مع ایڈریس انشاء اللہ سکرٹری صاحب جماعت احمدیہ شملہ الفضل کو بغرض اشاعت بھیجیں گے وہ ایڈریس مل گیا جوابی تقریر کا انتظار ہے (ایڈیٹر) میں یہاں صرف اس قدر عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ حضرت نے مبائعین اور غیر مبائعین کے درمیان فیصلہ کے دو طریق بتلائے

فیصلہ کے دو طریق اوّل قرآن کریم لیکر ایک بچہ کے ہاتھ میں دیدیا جائے- وہ کوئی سا مقام نکال دے اور غیر مبائعین کا کوئی ایسا قائم مقام جس کا عمل اپنی جماعت ہو میرے مقابل اس مقام کی تفسیر لکھے- پھر دنیا دیکھ لیگی کہ خدا کس کو پسند کرتا ہے- اور کس کی اپنے کلام کو سمجھانے میں تائید کرتا ہے- اور کون اس کا محبوب ہے-

دوم- وہ ایک طرح ہم کو کافر قرار دیتے ہیں- اور ہم سے اصولی فرق کا اظہار کرتے ہیں- اس لئے وہ ہمیں مباہلہ کا چیلنج دے سکتے ہیں- اور اپنے قائم مقام کو ہمارے سامنے کھڑا کر سکتے ہیں- پھر دنیا دیکھ لیگی کہ خدا کا عذاب کس پر آتا ہے اور رحمت کا نزول کس پر ہوتا ہے- صادق کون ہے کاذب کون ہے- حضرت نے جماعت شملہ کو ارشاد فرمایا کہ وہی غیر مبائعین شملہ کو اس فیصلہ پر اپنے سرگرد ہوں کو راضی کرنے کی تحریک کریں- حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ میں اپنی ذات کو پیش نہیں کرتا- کیونکہ یہ کام انبیاء کا ہے- میں تو ان عقائد کی صداقت کو پیش کرتا ہوں- جن پر میں قائم ہوں-

سوال و جواب اس کے بعد ایک غیر احمدی ہندو صاحب نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرا دینے کی درخواست کی- اور حضرت نے لن نؤمن لک حتی نری اللہ جھرۃ کی تفسیر فرمائی- پھر رؤیا- رحمانی- شیطانی اور نفسانی کا نہایت لطیف پیرایہ میں ذکر کیا- اور بتایا کہ شیطان کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل پر آنے کے کیا معنی ہیں-

شیطان رسول کریم کی شکل پر نہیں آتا حضرت نے فرمایا رحمانی رؤیا وہ ہے جس کے ساتھ تصدیق کے لئے نشان اور اطمینان ہو- شیطانی رؤیا وہ ہے جس کے ساتھ نشانات و اطمینان نہ ہو- اور انسان کو حق سے دور لیجانے کی ترغیب و تحریص ہو- اس کے علاوہ تیسری ایک رؤیا کی قسم ہے جسے نفسانی کہتے ہیں یہ محض انسان کے تخیل- وساوس خواہش- بیماری کا نتیجہ ہوتی ہے- اگر کوئی شخص تخیل میں ایک شکل بنالے تو وہ حسب خواہش اس فرضی شکل کو دیکھ سکتا ہے- یا بیماری کے اثر سے کوئی صورت جسے بیداری میں اس کی قوت متخیلہ تیار کر رہی تھی رؤیا میں اس کے سامنے آ سکتی ہے- اس نفسانی رؤیا میں ممکن ہے کہ کوئی شخص زیارت ہونے کا دعویٰ کرے اور حقیقتاً اس کی رؤیا رحمانی نہ ہو- مگر یہ ممکن نہیں کہ شیطان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آکر حق سے دور لیجانے کی کوشش کر سکے- یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ جن صداقتوں کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا اور رسول کریم صلعم نے تعلیم دی اور جو سراسر حق ہیں ممکن نہیں کہ ان کے متعلق شیطان رسول اللہ کی شکل اختیار کرکے شیطانی رؤیا میں کسی شخص کو حق سے دور لیجانے کی سعی نا مسعود کر سکے- پس یہ معنی ہیں کہ شیطان رسول اللہ کی شکل نہیں اختیار کر سکتا- (نیر کے اپنے الفاظ میں)

۱۰ ستمبر- حضرت اقدس کی طبیعت علیل رہی نماز فجر و عشاء میں تشریف نہیں لا سکے- بخار اور سر درد رہا- آریہ سماج سے آریہ مندر میں ویدالہامی کتاب ہے یا قرآن؟ پر مسلمانوں اور آریوں کا مباحثہ تھا- غیر مبائعین اور مبائعین ہر دو نے وقت مانگا- سماج کا ہال حاضرین سے پُر تھا- اور ہال میں بیٹھنے والوں کے برابر تعداد جگہ نہ ملنے کے باعث واپس ہوئی- اور ہر دو فریق پر ۳ گھنٹہ کا وقت تقسیم کیا گیا- غیر مبائع اصحاب کی طرف سے مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی تھے- اور مبائعین نے حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب کو پیش کیا- اول الذکر نے وید کے منتر پڑھ کر وید کی قدامت اور انسانی تصنیف ہونا ثابت کیا- اور مولانا حافظ صاحب نے آریہ مناظر سے مطالبہ کیا کہ وہ جو معیار الہامی کتاب کے پیش کرتا ہے اُسے اپنی کتاب پر دکھائے- ہمیں افسوس ہے کہ آریہ صاحبان نے حضرت حافظ صاحب کو نہ پورا وقت دیا اور نہ آخری تقریر کا باوجود وعدہ کرنے کے موقعہ دیا-

اس مباحثہ سے جو نتائج میں نے اخذ کئے اور جن کا احمدیوں کے سامنے پیش کرنا ضروری ہے وہ یہ ہیں (۱) حضرت اقدس مسیح موعود کے دلائل کو مباحثہ میں ہر دو مناظر نے پیش کرکے خصم کو لاجواب کیا- پس احمدی مناظر چشمہ معرفت- سرمہ چشم آریہ- نسیم دعوت اور دیگر کتب حضرت اقدس کا ضرور ضرور سمجھ سمجھ کر مطالعہ کریں- اور یاد رکھیں (۲) جس طرح مولوی عبدالحق صاحب نے سنسکرت کے منتر پڑھ کر سنائے اور آریہ مناظر رام چند صاحب دہلوی نے صحت کے ساتھ قرآن کریم کی آیات پڑھیں اسی طرح احمدی نوجوانوں اور مناظروں کو بہت جلد کوشش کرنی چاہئے کہ وہ خصم کے گھر کا بھید لیں- بہت تھوڑی کوشش کی ضرورت ہے۔

۱۱ ستمبر- حضرت اقدس فجر کی نماز میں تشریف نہیں لا سکے- رات سخت سردی سے بخار چڑھا تھا اب نماز ظہر میں تشریف لائے- اور تشریف فرما ہیں- خدا کے فضل سے طبیعت اس وقت اچھی ہے- مگر گلے میں بہت تکلیف ہے- بولنے میں اچھی طرح مشکل سے بات کیجاتی ہے- آواز بھاری ہے سب احباب دعا فرما دیں-

۱۲ ستمبر- حضرت اقدس کی طبیعت الحمد للہ اچھی ہے- ہم ابھی سیر سے واپس آئے ہیں-

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۷ء

احکام قربانی

وہ دن قریب آگیا جبکہ مسلمان حنیف اعظم ابو الانبیاء حضرت ابراہیم کی سنت کے احیاء کے لئے جانوروں کو قربان کرینگے اور خوش ہونگے کہ ایک مذہبی رکن کو بجا لارہے ہیں لیکن کیا ان کی خوشی یہیں تک محدود ہوگی کہ وہ چند روپیہ میں خرید کر کوئی بھیڑ یا بکری یا کوئی اور جانور جو حدیث و سنت سے ثابت ہو ذبح کرینگے اسکے گوشت کے ٹکڑے مساکین یتامیٰ اور اعزا و اقارب میں تقسیم کرینگے خود اس گوشت کو انواع و اقسام کے طریق سے کھائینگے اچھے لباس پہنینگے دوستوں سے ملینگے اگر صرف ان کی خوشی یہیں تک محدود ہے تو میں سمجھونگا کہ انہوں نے اس قربانی اور اس دن کے داعیات کی طرف غور نہیں کیا۔

خدا تعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں ایک جگہ فرمایا ہے لن ینال اللہ لحومها ولا دماؤها ولکن ینالہ التقوی منکم (۲۲۔۔۔۲۸) کہ تمہاری ان قربانیوں کا (جو تم خدا کے لئے اور اسی کے نام پر کرتے ہو) گوشت اور خون خدا کو نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقوی پہنچتا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص محض نمود و نمائش کے لئے قربانی کرتا ہے اور احسان جتاتا ہے کہ خدا کے لئے اسنے اتنی قربانیاں کی ہیں یا کم از کم دل میں ہی فخر کرتا ہے اس کو خبردار ہو جانا چاہیئے کہ خدا کو تمہاری ان قربانیوں کا گوشت اور خون کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچاتا وہ تمہارے اخلاص اور تمہاری اطاعت کو دیکھتا ہے۔

پس قربانیاں کیا ہیں یہ انسان کو اطاعت اور فرمانبرداری کا سبق دینے کا ذریعہ۔ غور کرو کہ ایک جانور جس کو ہم نے پیدا نہیں کیا اسکی روزی ہماری پیدا کی ہوئی نہیں اسکی ذات کے قیام کے لئے بھی جس قدر اشیاء کی ضرورت ہے ان میں سے کوئی ایک بھی ہماری مخلوق نہیں مگر صرف چند روپیہ خرچ کر کے ہم اسکے گلے پر چھری پھیرنے کا حق رکھتے ہیں پس ہمیں اپنے نفسوں کی طرف غور کرنا چاہیئے کہ ہمارا ذرہ ذرہ خدا کی مخلوق ہے جسم ہے تو وہ خدا کی مخلوق جان ہے تو وہ اسکی پیدا کی ہوئی پھر جن اشیاء پر ہماری زندگی کا انحصار ہے وہ سب کی سب خدا کی ہی پیدا کی ہوئی ہیں۔ ایک جانور جس کی کوئی چیز بھی ہماری نہیں صرف چند روپیہ خرچ کر کے ہم اسکو ذبح کر دیتے ہیں تو وہ خدا جس کی ربوبیت کا ہمارا ذرہ ذرہ محتاج ہے کیا ہم مستحق ہیں کہ اسکے اوامر و نواہی کی کچھ پرواہ نہ کریں اور اسکی حدود کو توڑ دیں اور جو چاہیں سو کر گذریں اور اسکی رضا کے مقابلہ میں اپنی نفسانی شہوات کو مقدم کریں اسکی اطاعت کی بجائے اپنے نفس کی پیروی اور اطاعت کریں ہرگز نہیں۔

پس یہ جانوروں کی قربانی ہمیں متوجہ کرتی ہے کہ ہم اپنے خالق اور مالک اور رازق اور رب خدا کے حضور میں اپنے آپکو ڈالدیں اور اسکی رضا کی راہوں پر اپنے نفس کو چلائیں۔ اور اپنی تمام طاقتوں کو اسکے اوامر و نواہی کے ماتحت میں دیدیں تقوی و طہارت کی زندگی اختیار کریں اور کبر و غرور اور انانیت کے مجسموں کو توڑ پھوڑ دیں جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود ع فرماتے ہیں:۔

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا ۔ اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما
وہ دور ہے خدا سے جو تقوی سے دور ہے ۔ ہر دم اسیر نخوت کبر و غرور ہے
تقوی یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو ۔ کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو ۔ اس یار کے لئے رہ عشرت کو چھوڑ دو
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا ۔ ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا

اور قربانی میں یہی غرض پنہاں رکھی گئی ہے تا لوگ قربانی کر کے اسلام کی حقیقت پر غور کریں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

فلا جل ذلک سمی الضحایا قربانا بما ورد انها تزید قربا ولقیا اً بنا کل من قرب اخلاصاً وتعبداً وایماناً وانها من اعظم نسک الشریعة ولذلک سمیت بالنسیکة والنسک الطاعة والعبادة فی اللسان العربیة وکذلک جاء لفظ النسک بمعنی ذبح الذبیحة۔ (ترجمہ) اور اسی وجہ سے ان ذبح ہونیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمانداری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگتر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نسک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نسک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جنکا ذبح کرنا مشروع ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص۳۳)

پس وہ شخص جس نے جانوروں کی قربانیاں کیں اور نفس کو قربان نہ کیا اسنے قربانی کی حقیقت کو نہ سمجھا۔ یہ تو ہے وہ غرض جو روحانی طور پر قربانی سے حاصل کرنا چاہیئے۔ اور جس کی طرف جانوروں کا قربان کرنا انسان کو متوجہ کرتا ہے لیکن قربانی کے لئے کچھ ظاہری احکام بھی ہے ان سے بھی ہر ایسے شخص کا جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہو۔ آگاہ ہونا ضروری ہے چنانچہ حدیث میں ہے۔

(۱) عن ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلعم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا وفی روایة من رای هلال ذی الحجة واراد ان یضحی فلا یاخذن من شعرہ ولا من اظفارہ (رواہ مسلم)

ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ذوالحجہ کا ہلال دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہو اسکو چاہیئے کہ وہ نہ اپنے بال کٹائے اور نہ ناخن

(۲) ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی اللہ من هذہ الایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجهاد فی سبیل اللہ قال ولا الجهاد فی سبیل اللہ۔ کوئی عمل صالح نہیں جو زیادہ پسندیدہ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دنوں کے اعمال سے عرض کیا گیا کہ جہاد فی سبیل اللہ سے بھی فرمایا۔ ہاں

(۳) ما من ایام احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیها من عشر ذی الحجة یعدل صیام کل یوم منها بصیام سنة وقیام کل لیلة منها بقیام لیلة القدر (رواہ ابن ماجہ) یہی عشر ذوالحجہ کے وہ دن ہیں جنمیں خدا تعالیٰ کی عبادت محبوب ہے ایک روزہ اسکے

ایک دن کا ایک سال کے روزوں کے ثواب کے برابر ایک رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔

جن لوگوں کو توفیق ہو تمام گھر کے آدمیوں کی طرف سے ایک ایک جانور کریں تو اچھا ہے۔ ورنہ ایک قربانی سارے گھر کی طرف سے کافی ہے۔ مقدور نہ ہو تو خیر

قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہیئے۔ قربانی کا گوشت خود کھائیں۔ غریبوں مسکینوں۔ عزیزوں رشتہ داروں۔ دوستوں سب کو تقسیم کرنا چاہیئے۔ قربانی کا گوشت قصاب کو مزدوری میں نہیں دینا چاہیئے۔ چمڑا صدر بیت المال قادیان میں داخل کرنا چاہیئے۔ کہ اپنے صحیح مصرف پر خرچ کیا جائے۔ قربانی کا جانور۔ موٹا تازہ ہو۔ لنگڑا۔ دبلا سینگ ٹوٹا یا کان کٹا نہ ہو۔ اندھا۔ کانڑا نہ ہو۔ عموماً یہ جانور بھیڑ۔ بکرا۔ گائے۔ اونٹ ہیں۔ ان کا مسنہ ہونا شرط ہے جو پنجابی میں دو دندا کہتے ہیں۔ جو گائے تیسرے سال میں قدم رکھنے پر ایسا ہوتا ہے۔ قربانی کے جانور کا بناؤ سنگار۔ یا ذبح میں بچاتے ہوئے اس کی نمائش یہ سب بدعات ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔

قربانی کا وقت

قربانی کا وقت دسویں تاریخ نماز عید سے فارغ ہو کر بارہویں اور بعض کے نزدیک تیرہویں تاریخ کی نماز عصر کے وقت تک قربانیاں کی جا سکتی ہیں۔ جو شخص نماز عید سے پہلے کرتا ہے اس کی قربانی نہیں ہوتی۔

عین وقت قربانی کرنے لگیں تو یہ آیات پڑھ لینی چاہئیں

انی وجہت وجھی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا وما انا من المشرکین

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین پھر بسم اللہ واللہ اکبر پڑھ کر ذبح کر دیں۔ جب اپنی قربانی کرنے لگیں۔ تو کہنا چاہیئے کہ خدایا میری اس قربانی کو قبول کر اور اگر کسی دوسرے کی ہو تو اس کا نام لینا چاہیئے۔ کہنا ضرور نہیں دل میں نیت کرے۔

اس بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ جانور دبلا کمزور اور ناقص نہ ہو۔ کیونکہ رسول اللہ نے بے عیب

اور فربہ جانور کے لئے خاص طور پر ارشاد فرمایا۔ اور قرآن سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ الٰہی سرکار میں بھی ردی قربانی پسند نہیں۔

رنگین عید کارڈ

عید الفطر کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام بھی رنگین عید کارڈ باہر سے آئے۔ حضرت امام نے فرمایا کہ یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے وہی روپیہ جو اس طریق پر ضائع کیا جاتا ہے بہتر ہے کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوانوں اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے بچے بلکہ بعض ادھیڑ حضرات بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ بہت برا دستور ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں۔ اور سب سے پہلے قادیان میں اس پر عمل ہو اگر کوئی دوکاندار لاوے تو اس سے نہ خریدے جائیں۔ لوکل سکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے کیونکہ یہ فضول خرچی ہے۔ اور اسلام فضول خرچی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

نظم

یاد آتے ہیں

جناب اکمل جو قاش فرزش دل صد پارہ خویش ہیں اب بہ انداز حسرت معمورہ تغزل میں تشریف لا کر سامعہ نواز ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ چند جگر دوز آہیں اور جاں سوز نالے حلقۂ اہل درد میں ایک خاص گدازش پیدا کر دینگے۔ (زنانیہ)

تمھارے ہاتھ کے ساقی وہ ساغر یاد آتے ہیں
شراب معرفت کے گھونٹ اکثر یاد آتے ہیں

تجھ کو دے رہا ہے کوئی لیکر ہاتھ میں خنجر
مجھے رہ رہ کے تیرے تیز نشتر یاد آتے ہیں

مزا جو چٹکیوں میں ہے کچوکوں میں نہیں ہوتا
تمھارے عشوہ ہائے شرم پرور یاد آتے ہیں

امین آباد کے پارک میں جا کر کیا بتاؤں گا
مجھے دشت جنوں افزا کے چکر یاد آتے ہیں

سنا اوروں کو رہنے دو یہ قصے آلشاروں کے
مجھے تو نالہ ہائے قلب مضطر یاد آتے ہیں

فسانے سبزہ زاروں کے اسے بھاتے نہیں ہرگز
جسے ہر روز گیسوئے معنبر یاد آتے ہیں

دل ناداں کو بہلایا اسے ہر چند پھسلایا
مگر کیا کیجئے وہ تو برابر یاد آتے ہیں

گلوں میں رنگ و بو ہو کر دلونیں ماہ رو ہو کر
بتاؤں کیا تمھیں ہمدم وہ کیونکر یاد آتے ہیں

میسر ہیں اسی گوشے میں سب سامان راحت کے
خدا جانے ہمیں کیوں غیر کے در یاد آتے ہیں

وہ پھر قول دم تجویز ہتی ہے کچھ ہوں ہاں نہیں کرتی
کبھی قمری کو جب سرو و صنوبر یاد آتے ہیں

وہ کانٹے تیرے اسے فیروزپور اب تک نہیں بھولے
مرے پاؤں کے چھالوں کو مکرر یاد آتے ہیں

تعجب ہے کہ اب تک رشتۂ جاں اس سے قائم ہے
دل پر خوں کو گلگیاتے کے نشتر یاد آتے ہیں

تو وفا دشمن کہ ہیں جان تمنائے وفا کیشاں
بھلائیں جس قدر بھی اس سے بڑھ کر یاد آتے ہیں

میں شیعہ تو نہیں لیکن عزائم فسخ ہونے پر
علی رضؓ شیر خدا۔ کرار حیدر یاد آتے ہیں

خدا رکھے محمدؐ احمد و مسعود و احمد کو
کہ ان کو دیکھ کر شبیر و شبر یاد آتے ہیں

قفس میں بلبل شوریدہ آہ و زاریاں کرے
تجھے کیوں بال و پر گلہائے از ہر یاد آتے ہیں

مری ٹوٹی ہوئی توبہ کے ٹکڑے رکھ لیے جائیں
کہ ان سے بزم ساقی کے وہ ساغر یاد آتے ہیں

نہ شملہ جانے سے کم ہو نہ منصوری نہ ڈلہوزی
تڑپ اس دل کی جس کو ماہ پیکر یاد آتے ہیں

کسی کا رنج فرقت جب ستاتا ہے ہمیں اکمل
تو منوج و قاسم و مختار و گوہر یاد آتے ہیں

۱؎ بیس سال گذرتے ہیں فقیر کو گردش تقدیر فیروزپور لے گئی۔ وہیں میں اس بیماری میں مبتلا ہوا جس نے پورے دس سال چارپائی پر رکھا۔ اور اب تک اس کا دورہ ہے اور وہیں میری شاعری اور مضمون نویسی کی ابتدا ہوئی

میری فریاد

میرے پیارے مسیح کو بھیجنے والے۔ اس کو نبی اور رسول کا خطاب دینے والے خدا تو اچھی طرح جانتا ہے۔ تو نے خود اپنے مسیح کو اپنا وجود منوانے کے لئے توحید کو نئے سرے سے قائم کرنے کے لئے اور شرک کی بیخکنی کرنے کے لئے مامور کیا۔ اور اسکو اپنا وجود بطور حجت کے پیش کرنیکو کہا۔ اب میری نہایت مؤدبانہ التجا جناب احدیت میں یہ ہے کہ کیا تو نے اپنے پیارے نبی کو اپنے مسیح کو اس لئے بھیجا تھا کہ اُس کی وفات کے بعد لوگ اس کے نام کو چھپانے لگ جائیں۔ کیا تو نے اس کو اسی واسطے مامور کیا تھا اور اس لئے جری اللہ فی حلل الانبیاء کا خطاب دیا کہ اس کے نام کی اشاعت کرنا سم قاتل اور شرک قرار دیا جائے۔ اور خشک توحید کے دلربا مسئلہ کی آڑ لیکر لوگوں کو دھوکا دیا جائے۔ میرے مولا اگر خشک توحید کی ہی ضرورت تھی تو کیا یہودی دنیا پر موجود نہیں ہیں۔ کیا عیسائیوں کا یونیٹیرین فرقہ موجود نہیں ہے۔ کیا برہمو سماج والے آریہ سماج والے نہیں ہیں اور نام کے مسلمان کہلانے والے کیا کم ہیں۔ پھر کیا وجہ اور کیا ضرورت تھی کہ تو نے ایک شخص کو اپنی وحی سے عزت دی۔ اور حکم دیا کہ رسول عربی کے وجود کو۔ اپنے وجود کو میرا وجود منوانے کے لئے پیش کر۔ پھر اگر یہ بات نہ تھی تو خود اس مامور کو ہی کیا ضرورت پیش آئی تھی کہ تمام عمر اپنا وجود اپنی تمام تحریروں میں پیش کرتا رہا۔ دنیا سے اختلاف کیا اور اس کو اپنا دشمن بنا لیا۔ اگر وہ صرف تیرے وجود اور تیری ہی ہستی کو دنیا کے سامنے پیش کرتا تو کوئی بھی اس کی مخالفت نہ کرتا۔ تیرے مامور نے اپنا مامور ہونا ظاہر کیا مگر دنیا والوں نے نہ مانا اس کی جان کے اس کی اولاد کے اُس کے اموال کے اُس کے دوستوں اور محبوں کے دشمن ہو گئے ہزاروں طرح کی ایذائیں تقریر اور تحریر سے اس کو دیں قتل کے فتوے دیئے قتل کرنے کی کوششیں کیں صرف اس لئے کہ اس نے اپنا مامور ہونا ظاہر کیا۔ دنیا والوں نے تیرے مامور سے تیرے نبی سے یہ کچھ سلوک کیا اور تو نے جیسا کہ پہلے ہی سے کہہ رکھا تھا اُس کے مطابق دنیا والوں کو سخت کہہ کر دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اُس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"

کیا تیرا ایک نذیر کو مامور کرنا اور پھر خود ہی قبول کرنا اور اس کی سچائی ظاہر کرنا بفعل عبث ہے؟ نہیں نہیں تو نے اس کو قبول کیا۔ بیشک قبول کیا۔ اس کی سچائی کو زور آور حملوں سے ظاہر کیا بیشک ظاہر کیا۔ کیا طاعون کا زبردست حملہ کر کے اس کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے سیکڑوں قسم کے زلازل اور طوفان برپا کئے گئے۔ سلطنتوں کے ایوانوں میں تزلزل پڑا۔ "یورپ میں ایک قسم کی طاعون پڑیگی" کے وعدہ کے مطابق "... اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد" کو پورا کرنے کے لئے ایسا عظیم الشان عذاب نازل کیا جس کی نظیر اگر کوئی تلاش کرنا چاہے تو عبث عبث ہے۔ "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" کو دکھانے کے لئے زار کی حالت زار بنائی۔

مولا کیا یہ تمام نشان۔ یہ تمام عذابوں کا سلسلہ اور یہ تیری تجلیاں اس لئے ہیں کہ ان کو پس پشت ڈال دیا جائے۔ تو ظاہر کر رہا ہے ہم ان کو چھپاتے چلے جائیں تو اپنے نبی کو قبول کر رہا ہے ہم اس کا ماننا ضروری خیال نہ کریں۔ اور اس کے نہ ماننے سے کسی کے اسلام اور ایمان میں کوئی فرق نہ آئے۔ نہیں نہیں تو تو کوئی کام عبث نہیں کرتا تیرا کوئی فعل لایعنی نہیں ہے۔ مگر ہاں آج ایک گروہ پیدا ہوا ہے جو تیرے اس نبی کو ماننے والے۔ تیرے احمد کے ہاتھ میں ہاتھ دینے والے اور اس کو تیرا مامور جان کر اُس کی نبوت سے انکار کرنے والے۔ تیرے مسیح کو دنیا میں پیش کرنا "سم قاتل" خیال کرتے ہیں اور ایک لغو فعل قرار دیتے ہیں۔ گویا کہ تیری ہی فعل اور تیرے ہی کام کو عبث ٹھیرایا جاتا ہے۔ آہ یہ بات برداشت سے باہر ہے۔ تو خود ہی اس کا سچا فیصلہ فرما میرے محبوب میرے پیارے مسیح۔ میرے مولا۔ میرے ہادی۔ آج تیری نبوت کو مان کر جھٹلایا جا رہا ہے۔ تیری نبوت کا انکار کیا جا رہا ہے۔ حالانکہ تو تو وہ ہے جس کو دیکھنے کے لئے لاکھوں لاکھ آدمی اپنی حسرتوں کو سینوں میں دبا کر اس جہاں سے چل بسے جس کے غلاموں میں شامل ہونے کی خاطر ہزاروں ہزار بزرگ دعائیں مانگ مانگ کر عالم آخرت کو سدھار گئے اور نبیوں کے سردار محمد صلعم (میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) نے سلام کہا اور ہر شخص جس کو کہ وہ زمانہ نصیب ہو سلام کرنیکو فرمایا ہے جس کو لولاک کے مالک نے نبی اللہ کا خطاب دیا ہے۔ جس کی شان اس قدر بلند بیان فرمائی ہے کہ جس اُمت کے اول میں ہوں اور آخر میں مسیح موعود ہے وہ اُمت کیسے تباہ ہو سکتی ہے۔" اور جس کے آنے کی خبر آدم سے لیکر نبیوں کے سردار تک دیتے آئے ہیں آج اے میرے پیارے تیری بعثت کو عملی طور پر لغو ٹھیرایا جا رہا ہے۔ آج تیرے نام کی بے قدری۔ اسم احمد سے استہزاء کیا جا رہا ہے۔ تیری نبوت و رسالت کے دعوے کو ایک جھوٹا دعویٰ قرار دیا جا رہا ہے اور آج وہ شخص اور اُس کے ہم خیال جن کو تو نے فرمایا تھا کہ "میرے وجود کو چھپا کر دنیا اسلام پیش کرو گے" بالکل تیری مرضی اور تیرے فعل کے خلاف عمل کر رہے ہیں۔ تیرے مسیح کو۔ تیرے قادیان کو۔ تیری دارالامان کو برباد کرنے کی پوری جدوجہد کر رہے ہیں سو وہ جس کو رسول عربی نے کدعہ کہا تھا وہ جس کو تو نے مرکز اور خدا کے رسول کا تختگاہ قرار دیا تھا۔ جس کی تعریف میں یہ شعر فرمایا تھا ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے ؛ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

تیرے اس نشان کی آج ہتک کی جا رہی ہے۔ جہاں پر تو نے ہجرت کرنیکا حکم دیا تھا آج وہاں سے ہجرت کرنا کار ثواب بتایا جاتا ہے۔ وہاں کے اصحاب صفہ کو وہاں کے پاک انسانوں کو وہاں کے مقدس اور محترم بزرگوں کو لنگر کی روٹیاں کھانیوالے جاہل اور مشرک کہا جاتا ہے۔ تیری اولاد کو۔ تیرے اہل بیت کو۔ تیری بیوی کو تیرے خسر اور تیرے داماد کو اسلام کی کشتی کو ڈبونے اور راہ راست سے دور خیال کیا جا رہا ہے کہیں گدی نشین فقیروں کی طرح گدی نشین۔ کہیں "روما کے پوپ" سے تشبیہ دیجاتی ہے۔ نئے نئے نام رکھے جا رہے ہیں۔ تیرے مدینہ کے مقابل ایک مدینہ بنا لیا تیرے بہشتی مقبرہ کے مقابل ایک مقبرہ بنانے کی تجویز زیر نظر ہی نہیں بلکہ ایک جگہ کو نامزد بھی کر دیا ہے۔ لوگوں کو وہاں کی زیارت سے روکنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ مگر پیارے یاتون من کل فج عمیق۔ ویاتیک من کل فج عمیق کے زبردست قیامت تک قائم رہنے والے نشانوں کا بھلا کہاں مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہزاروں کوششیں کرو۔

اور خدا سے جنگ کریں مگر ان نشانوں کو نہیں مٹا سکتے۔ اور اگر کبھی تیاری کرکے چڑھ بھی آئے تو اصحاب فیل کا سا معاملہ ہوگا۔ اے میرے پیارے خدا کے فرستادہ نبی کچھ عرصے تیری صحبت میں رہنے والے تیرے اصحاب کہلانیوالے تجھ کو چھوڑ بیٹھے ہیں بھول بن کر خار ہوگئے ہیں۔ اور "جس قدر نقد تعارف تھا وہ کھو بیٹھے تمام" کے مصداق ہوگئے ہیں تیری مسجد مبارک۔ تیری مسجد اقصیٰ تیرے مولد تیرے مدفن کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور حضور شاید ان کو قیامت کے روز دیکھ کر اصحاب کہدیں۔ مگر خدا خود آپ پر ان کی اصل حقیقت ظاہر کردیگا جس طرح کہ رسول عربی پر ظاہر کرے گا۔ وہ بھی اپنے بعض اصحاب کو قیامت کے دن اصحاب ہی کے نام سے پکاریں گے۔ مگر خدا تعالیٰ کہیگا کہ ان لوگوں نے تیرے بعد میں یہ کارروائی کی۔ تو پھر آنحضرت جواب دیں گے۔ جس طرح عیسیٰ بن مریم کہینگے کہ جب تک میں ان میں رہا تو ان کا نگران حال تھا۔ مگر جب تونے مجھ کو وفات دیدی تو تو ہی بہتر جانتا ہے"۔

آہ - صد آہ - تیرے لختِ جگر پر یہ حملہ آور ہیں تو ان کے بڑھانے کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور یہ بربادی کیلئے۔ تو اپنی لختِ جگر کیلئے "رہبر جہاں ہونگی۔ ہادی جہاں ہونگی دعا کرتا ہے۔ یہ اس کا الٹا نتیجہ بتاتے ہیں۔ تو ان کے لئے اہل وقار ہونے کے لئے۔ فخر دیار ہونے کے لئے۔ حق پر نثار ہونے کے لئے۔ مولیٰ کے یار ہونے کے لئے بابرگ و بار ہونے کے لئے۔ اک سے ہزار ہونے کے لئے۔ دل سے دعائیں مانگتا ہے اور تیرے ہزاروں اصحاب بارہا ان دعاؤں کا اعادہ کر رہے ہیں مگر یہ لوگ "نہ" لگا کر دعائیں کہتے ہیں۔ تو چاہتا تھا کہ تیرے لخت جگر فخر دیار ہوویں۔ اہل وقار ہوویں۔ مگر یہ لوگ نہیں چاہتے۔ تو چاہتا تھا کہ حق پر نثار ہوویں۔ مولا کے یار ہوویں۔ یہ لوگ حق کے دشمن بتاتے ہیں۔ مولا سے دوریاں کرتے ہیں۔ تو چاہتا تھا کہ بابرگ و بار ہوویں۔ اک سے ہزار ہوویں۔ یہ چاہتے ہیں کہ نہ بابرگ و بار ہوویں نہ اک سے ہزار ہوویں۔ تونے حضرت ام المومنین کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ :-

"مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا

آج یہ کہتے ہیں فضل کا باراں نہیں بلکہ قہر کا باراں تھا۔ تونے ام المومنین کی زبانی یہ دعا کی تھی کہ ؎

اس جہاں کے نہ بنیں کیڑے یہ کر فضل ان پر

ہر کوئی ان میں سے کہلائے مسلماں تیرا

آج لوگ ان کو جہان کے کیڑے بتلاتے ہیں۔ اور مسلماں کی بجائے کافر کہتے ہیں۔ افسوس! خدا تو تجھ کو ایک بیٹے کی بشارت دیتا ہے۔ یہ عملی طور پر اس کو جھوٹ بتاتے ہیں۔ تیری خدا نے اس کو اپنا محبوب ہونے کی بشارت دی ہے یہ اس کو غلط کہتے ہیں۔ تیرا خدا تجھ سے کہتا ہے کہ وہ اک عالم کو اپنی طرف پھیرے گا۔ مگر یہ اس کو بگواس بتلاتے ہیں جس کو تیرے خدا نے محمود کہا اس کو یہ لوگ مذموم کہتے ہیں۔ آہ - آہ - آہ

میرے پیارے مسیح تجھکو تیرے خدا نے تیرے یثرب کی نسبت - تیرے مدینے کی نسبت تیرے کدعہ تیرے دارالامان کی نسبت پہلے سے سرسبز و شاداب ہونے کی خوشخبری دی رکھی ہے مگر یہ لوگ برباد ہونے کی پیشگوئی کرتے ہیں تونے لوگوں کو یہاں بار بار آنے کی ہدایت کی ہے یہ نہ آنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ تونے اس کو امن کی جگہ قرار دیا ہے اور یہ لوگ جنگ کی جگہ بتاتے ہیں۔ تونے ایک انجمن یہاں پر قائم کی تھی اور لوگوں پر چندہ دینا انجمن کی اغراض کے لئے فرض رکھا تھا۔ جتنیں کرنی واجب گردانی تھیں اور ان لوگوں نے اپنے زعم میں اس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے - اور اب اس انجمن کو اپنا مال دینا مال کا ضائع کرنا بتاتے ہیں تونے خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق مقبرہ بہشتی قائم کیا تھا اور یہ لوگ وحی الٰہی کی ہتک کر رہے اور خود ایک خود تراشیدہ مقبرہ قائم کر رہے ہیں۔ تونے مہمانوں کی آسائش کے لئے ایک لنگر قائم کیا تھا۔ مگر آج یہ لوگ یہاں پر روٹی کھانیوالوں کو جہلا کا گروہ بتلاتے ہیں۔ تونے ایک مدرسہ قائم کیا تھا اور تعلیم اسلام کی جگہ قرار دیا تھا۔ آج یہ بتاتے ہیں کہ تعلیم اسلام نہیں بلکہ تعلیم نصاریٰ ہے۔ تونے ایک رسالہ جاری کیا تھا اور ہر ایک ذی استطاعت احمدی کو خریدار بننے کو فرمایا تھا۔ مگر یہ اس کی خریداری کو بند کرتے ہیں۔

غرضکہ تیرے ہر قول کے خلاف تیری ہر سنت کے خلاف یہ لوگ عمل پیرا ہیں۔ تیرے ہر حکم کو یہ ٹال رہے ہیں - اور مسجد ضرار والوں کی طرح اپنی ایک نئی انجمن قائم کرلی ہے خدایا تو انصاف کر۔ انصاف۔ انصاف

خدایا وہ زبان کہاں سے لاؤں کہ جن سے اپنے دردِ نہانی کے اظہار کرنے میں کامیاب ہو سکوں۔ وہ الفاظ کہاں سے لاؤں کہ جن سے اپنی حالت کا نقشہ کھینچ سکوں۔ آہ - آہ - اے بادل کے شور تو میری آہ دبکا کے شور کو جان سکتا ہے۔ اے بجلی کی تڑپ تو میری تڑپ سے واقف ہو سکتی ہے۔ اے ہوا کے جھونکو اے سورج و چاند کی گرم و سرد کرنو - اے امت کے حالات نبیوں کو پہنچانے والے فرشتو - اٹھو اس میرے درد بھری فریاد کو۔ میری تڑپتی تصویر کو میرے متحرک جسم کو۔ بہتے ہوئے آنسوؤں کی رفتار کو۔ میرے پژمردہ اور اداس چہرہ کی پژمردگی کو میرے درد سے لبریز آہ کو۔ مدینہ میں قادیان میں دفن ہونیوالے نبی کے حضور پیش کردے کہ تیرا خادم درد سے بیقرار ہے۔ للّٰہ توجہ فرمایئے - ہاں اے بادِ صبا۔ ہاں یہ بھی عرض کردینا کہ ایک بڈھا سا مولوی بھی تیرے لختِ جگر کے دشمنوں میں شامل ہو گیا ہے۔ اور آہ جس کی کہ قلم - الف - ح - میم - د کے نام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے چلا کرتی تھی۔ آج وہ اس احمد کے نام کو مٹانے میں جنبش کرتی ہے - اور جس نام کے لئے وہ "تارک روزگار" ہوا تھا آج اس کی مخالفت میں برسر روزگار ہے وہ جس کی آنکھوں کا نور یثرب کی مٹی کے طفیل تھا جاتا رہا اور جس کی بینائی تیرے قادیان کو دیکھنے کی وجہ سے قائم تھی آج نہ رہی۔ وہ جو تیرے مدینے کے سہارے چلتا تھا۔ آج حرکت کرنے کے قابل نہیں ہے۔ آہ - آہ - آہ - آج وہ آدمی جو کل قابل عزت تھا۔ آج عبرت کا نمونہ ہے۔ عبرت - عبرت - عبرت

والسلام (عاجز صدیق)

تصحیح

باوجود مناسب احتیاط کے بعض اوقات غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ ملاحظہ ہو الفضل نمبر ۱۷ سفر شملہ میں نیتر اردل - مفارقت - اسٹیشن کو غلط لکھا گیا ہے صفحہ ۳ کالم ۲ میں حتی نبعث رسولا ہے مگر صفحہ ۹ کالم ۳ پر بالجنۃ صحیح ہے صفحہ ۱۰ کالم ۲ منصوبے ہے نہ کہ منتوبے۔ صفحہ ۸ کالم ۳ سطر ۳۰ میں کاش غلط اشق صحیح ہے

اطلاع

وہ احباب جو افریقہ میں ہیں یا ہندوستان کے باہر کسی اور علاقے میں یا میدان جنگ میں انہیں سے جن جن احباب کا چندہ سالانہ ختم ہوچکا ہے ان کے نام اخبار بند رہیگا جبتک کہ چندہ نہ آئے۔ سب صاحبان پیشگی چندہ سالانہ بھجوائیں

دو سوالوں کا جواب
حقیقت المنارۃ البیضاء

(از مولانا غلام رسول صاحب راجیکی لاہور)

سوال نمبر ۲- مسیح ابن مریم کا نزول عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق لکھا ہے اس سے اول تو منارہ بیضاء دمشقی کے قریب نازل ہونا ظاہر ہوتا ہے- اور اگر اس کا مفہوم یہ لیا جائے کہ دمشق سے مشرق کی طرف قادیان میں ان کا نزول ہوا تو وجود منارہ کا حضرت مسیح کے نزول سے پہلے پایا جانا ضروری ہے- اور قادیان کا موجودہ منارہ تو مرزا صاحب کی زندگی میں بھی نہیں بنا۔

جواب واضح ہو کہ جب نصوص قرآنیہ وحدیثیہ کے رو سے یہ امر نہایت ہی صفائی کے ساتھ بپایۂ ثبوت پہنچ چکا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں- اور اب وہ دوبارہ نہیں آسکتے- تو نزول کے لفظ کی یہ حقیقت بھی کھل گئی کہ مسیح اسرائیلی فوت ہونے کے بعد اب نہ آسمان پر بجسدہ العنصری تسلیم کئے جا سکتے ہیں- اور نہ ہی ان کا نزول جسمانی صورت میں مانا جا سکتا ہے- تو اب اس انکشاف حقیقت کے بعد جب نزول کی . . . . . . حقیقت بدل گئی تو عند المنارۃ البیضاء اور شرقی دمشق کے الفاظ جو ظاہری حالات کے خلاف ہونے سے ظاہر پر حمل نہیں ہو سکتے- نزول کی طرح کیوں مناسب تاویل میں نہ سمجھے جائیں- جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے ازالہ اوہام میں فرمایا کہ دمشق سے مراد قادیان ہے اور قادیان کی شرقی طرف میں ہی آپ کی سکونت اور نزول گاہ ہے- جیسا کہ آپ کے الہام انا انزلناہ قریبا من القادیان سے ظاہر ہے- کہ آپ کا مسیحی مماثلت میں ظہور اور نزول قادیان میں ہوا اور من لبعضیہ سے اس خاص حصہ کی طرف اشارہ ہے جو قادیان کی شرقی طرف میں واقع ہے- جہاں حضرت مرزا صاحب کا مکان ہے- اور آنحضرت کی پیشگوئی کے وقت جب دمشق کی شرقی طرف کوئی منارہ تھا ہی نہیں- تو آپ کے کشف میں منارہ کا پایا جانا تعبیر طلب امر ہوا- جس کی تعبیر کتب تعبیر الرؤیا کے رو سے ایسا انسان ہے جو صاحب ہدایت و نور ہو چنانچہ تعطیر الانام فی تعبیر المنام جو تعبیر کی نہایت ہی مستند کتاب ہے اس میں منارہ کے متعلق یوں لکھا ہے (منارہ) ھی فی المنام رجل یؤلف بین الناس ویدعوھم الی صلاح دین وھدی فی الدین یعنی منارہ دیکھنے کی تعبیر یہ ہے کہ منارہ سے مراد ایسا آدمی ہے کہ جس کے ذریعہ لوگوں کے درمیان اتحاد اور موافقت اور ملاپ پیدا ہو- اور جو لوگوں کو دین کی صلاحیت اور ہدایت کی طرف دعوت دے اور بلائے- اس تعبیر کی رو سے آنحضرت کے کشف والے منارہ سے مراد ایسا شخص ہوا جس میں صفات مذکورہ پائے جائیں- اور ظاہر ہے کہ مسیحیت کے دعوے سے پہلے ایسے صفات حضرت مرزا صاحب میں پائے جاتے تھے- اب اس کے بعد مسیح کے نزول والے حصہ کو لو کہ مسیح کا نزول جسمانی صورت میں تو نہیں ہو سکتا- ہاں روحانی رنگ میں ہو سکتا ہے- اور وہ اسی طرح کہ کسی منارہ صفت تعبیری انسان کے ذریعہ مماثلت کے طور پر نزول ہو- جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہوا کہ مسیح کے منارہ بیضاء کے پاس نزول فرمانے سے امت محمدیہ میں کسی مثیل مسیح کا ظہور ہونے والا ہے- جیسا کہ حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ ظہور میں آیا- کیونکہ آپ ایک مدت تک منارہ صفت تعبیری انسان کی شان میں رہے- پھر اس کے بعد مسیح کے روحانی نزول سے آپ مثیل مسیح ہو کر آنحضرت کے اس کشف کے کامل مصداق ٹھیرے- وھو المطلوب

پھر اسی کتاب تعبیر میں منارہ کے متعلق یہ بھی لکھا ہے وقد تکون المنارۃ امرأۃ- یعنی منارہ کی تعبیر کبھی عورت بھی ہوتی ہے جو اپنی عصمت و اخلاق حسنہ کی وجہ سے اپنی نورانیت اور اشراق سے منارہ سے مناسبت رکھتی ہے- سو ان معنوں میں بھی مذکورہ بالا بیان کی تائید ہوتی ہے- اور وہ اس طرح کہ سورۂ تحریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بعض افراد امت محمدیہ کے حضرت مریم صدیقہ سے مشابہت رکھنے والے ہیں- اور ظاہر ہے کہ ایسی عورت کہ جسے منارہ سے مناسبت ہو سکتی ہے- وہ مریم صدیقہ کی صفت والی ہی ہوگی۔

اب دوسری طرف دیکھتے ہیں تو حضرت مرزا صاحب کو یا مریم اسکن انت وزوجک الجنۃ کے الہام میں مریم بھی کہا گیا ہے- اب اس مریمی صفت پر نزول مسیح کی حقیقت کا اضافہ ہونے سے حضرت مرزا صاحب مریم کو ابن مریم کی صفت میں منتقل کئے گئے اور آپ ہی سے بنی بنائے گئے اور جب بلفظ نزول مسیح واقعات کے انکشاف اور تحقق سے اپنے ظاہری معنوں میں ظہور پذیر نہیں ہوتے بلکہ واقعات سے ماؤل ثابت ہوئے تو دمشق اور منارہ کے الفاظ کو ظاہر پر حمل کرکے خلاف واقعات حقہ مصدقہ کیوں تاویل سے دور سمجھا جائے۔

باقی رہا قادیان مقدس کا منارہ بیضاء جو مسجد اقصیٰ کی شرقی طرف بنایا گیا ہے- سو اس کے متعلق واضح ہو کہ اس منارہ سے یہ مطلب نہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے منارہ والی حدیث کی رو سے- اس منارہ پر سے ظاہری نزول کے معنوں کے ساتھ اترنے سے اپنے تئیں اس حدیث کا مصداق بنانے کی غرض سے یہ منارہ بنایا ہو- نہیں ایسا ہرگز نہیں اگر ایسا ہوتا تو حضرت مرزا صاحب منارہ کو اپنے وقت میں نامکمل کیوں چھوڑتے- اور اسے مکمل کرنے اور ظاہری رسم نزول کے ادا کرنے سے پہلے ہی کیوں فوت ہوتے- بات اصل میں یہ ہے کہ آنحضرت کے کشف میں منارہ کی وہ مخفی حقیقت جو لفظ منارہ کے مفہوم میں داخل ہے حضرت مرزا صاحب نے اسی تصویری زبان میں دکھانے کے لئے عرف عام کے مشہور معنوں کے منارہ سے بھی ایک دلالت اور علامت قائم کر دی- تا تصویری زبان میں یہ منارہ لفظ کی طرح اپنے خاص معنی اور مناسب حقیقت پر دلالت کرنے سے ان حقائق کا اظہار کرے کہ جن کی طرف لفظ منارہ خود اشارہ کر رہا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال

۳۰ ستمبر ۱۹۱۷ء کو ختم ہوتا ہے احباب اپنے چندہ اسی ماہ میں ایسے وقت پر ارسال فرماویں کہ وہ ۳۰ ستمبر سے جس روز کہ اتوار ہے پہلے ہی دفتر محاسب میں پہنچ جائیں ورنہ وہ اس سال کے حساب میں محسوب ہونے سے رہ جائینگے- اور ذرا سی لاپرواہی سے اُن کے چندہ کی رقم کم رہ جائیگی- نیز تمام وعدے جو جلسہ پر کئے گئے ہیں وہ بھی اس ماہ میں ادا ہو جائیں- و نیز قربانی کی کھالوں کی قیمت و نیز عید فنڈ کے لئے احباب خاص طور پر توجہ و تندہی سے کام فرمائیں- والسلام عبد المغنی سکرٹری فنانشل کمیٹی قادیان- ۱۱ ستمبر ۱۹۱۷ء

"سات"

مولانا کرم داد ساکن دوالمیال کو خدائے علیم نے پرانی کتب سے پیشگوئیوں کے استخراج کا خاص ملکہ عنایت فرمایا ہے۔ آپ کے مضامین ماضی کو حال میں دکھانے کے لئے آئینہ کا کام دیتے ہیں۔ میں نے مولانا کے کسی بھی مضمون کو جب کبھی پڑھا ہے تو آپ کے لئے خلوص دل سے دعا نکلی ہے۔ یہ مضمون جو اسوقت احباب کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اپنے اندر وہی ندرت رکھتا ہے جو مولانا کے مضامین کا خاصہ ہے۔ امید ہے کہ احباب اسکو ذوق و شوق سے مطالعہ فرمائیں گے (نائب مدیر)

میں سات سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ سات کو نبوت سے تعلق ہے۔ خاص کر مسیح موعود کی نبوت اور آپ کے زمانہ سے ذیل میں چند حوالے دیتا ہوں۔ (۱) سورہ فاتحہ کی سات آئتیں ہیں۔ حضرت اقدس نے جو اس کی تفسیر فرمائی وہ آپ کی تصانیف پڑھنے والوں پر پوشیدہ نہیں ایک جگہ لکھتے ہیں "اس پیشگوئی سے خدا کا تو یہ مقصود تھا کہ جیسا کہ اسی امت میں مثیل یہود پیدا ہونگے۔ ایسا ہی اسی امت میں سے مثیل عیسیٰ بھی پیدا کرے۔ جو ایک پہلو سے امتی اور ایک پہلو سے نبی ہو" (دیکھو چشمہ مسیحی صفحہ ۳۹)

یہاں اتنی گنجائش نہیں کہ میں ان عبارتوں کو درج کروں۔ ہاں ایسے لوگوں کے لئے جو حضور کی پاک اولاد اور بیوی کی توہین کر رہے ہیں ایک حوالہ کا لکھنا ضروری ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"پہلے مسیح کے مانند ایک مسیح آنے والا تھا لہذا یہ دعا سکھلائی گئی۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ اے خدا ہمیں اس گناہ سے محفوظ رکھ کہ ہم تیرے مسیح موعود کو دکھ دیں۔ اور اس پر کفر کا فتویٰ لکھیں ..... اور اس کی پاک دامن اہل بیت کی توہین کریں" (دیکھو تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۸)

(۲) سورہ ابراہیم کے سات رکوع۔ ساتویں میں موجودہ زمانہ کی مفصل پیشگوئی ہے۔ تمام رکوع غور سے پڑھو۔ ایک دو آئتیں لکھ دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ انما یؤخرھم لیوم تشخص فیہ الابصار۔ مھطعین مقنعی رؤسھم۔ وقت قریب ہے جو لوگ کہیں ربنا اخرنا الی اجل قریب نجب دعوتک و نتبع الرسل۔ یعنی تیرے مسیح کو مانیں سب کو معلوم ہو جائیگا کہ انما ھو الہ واحد آیت ھذا بلٰغ للناس ۱۹۱۱ء میں بطور پیشگوئی خبر دیدی کہ تمتعوا فی دارکم ثلٰثۃ ایام (۳) سورہ انبیاء سات رکوع ساتویں میں ہے وحرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون ...... واقترب الوعد فاذا ھی شاخصۃ ابصار الذین کفروا ...... یوم نطوی السماء۔ یہی پیشگوئی یسعیاہ باب ۳۴ میں موجود (۴) سورہ نمل سات رکوع ساتویں میں ہے ویوم ینفخ فی الصور۔ اس کے معنی حضرت مسیح موعود نے جو فرمائے وہ شہادت القرآن صفحہ ۲۵ میں دیکھو (۵) سورہ زخرف سات رکوع اس میں مسیح موعود اور الساعۃ کا بیان ہے۔ آپ فرماتے ہیں وانا علم للساعۃ (خطبہ صفحہ ۱) ساتویں رکوع میں مالک خازن النار کا ذکر ہے۔ ونادوا یا مالک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کیساتھ اس فرشتے کا ذکر فرمایا۔ دیکھو بخاری کتاب الانبیاء۔ رئیت عیسیٰ .... سبط الراس۔ ورئیت مالکا خازن النار۔ یہی حلیہ حضور کا تھا۔ اور مالک بھی اپنی فوج لیکر مدد کو آیا۔ جس سے ثابت ہوا مسیح موعود نبی ہے۔ آنجناب صلعم نے ان کو انبیاء کی جماعت میں دیکھا بخاری نے کتاب الانبیاء میں ان کا ذکر کیا (۶) سورہ ملک کی ساتویں آیت سمعوا لھا (۱۳۳۶) شھیقا وھی تفور۔ ایسا ہی ایک اور آیت جس میں الف ولام کو داخل نہیں کیا فکبکبوا فیھا ھم (۱۳۳۵) والغاون۔ یہ دونوں ظاہر کرتی ہیں کہ وہ مالک فرشتہ مع اپنے لشکر کے لوگوں سے پوچھ رہا ہے الم یاتکم نذیر جس کا جواب بجز اس کے کیا دے سکتے ہیں کہ ہاں آیا تھا لیکن ہم نے یہ کہکر کہ ما نزل اللہ من شیء۔ اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا تکذیب کی (۷) منکران انبیاء کا گھر جس کی نگہبانی مالک کے سپرد ہے اس کے سات دروازے ہیں لھا سبعۃ ابواب (الحجر) پس اس نبی کے دشمنوں کو سات سے ڈرنا چاہئے۔ (۸) ابو داؤد میں مہدی کی نسبت ہے یملک سبع سنین مسلم میں ابن عمر سے مسیح کے لئے سات کی روایت ہے۔ اس لئے اس روحانی بادشاہ کے جو باغی ہیں ان کی سزا کے لئے سات کو مقرر کیا گیا ہے

(۹) مسلم و ابن ماجہ میں نواس بن سمعان کی حدیث میں جہاں عیسیٰ موعود کو کتنی دفعہ نبی اللہ کہا گیا۔ سبع سنین کی پیشگوئی ہے۔ حزقی ایل باب ۳۹ میں بھی سات موجود (۱۰) ترمذی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی سبعۃ نجباء ورقباء و اعطیت انا اربعۃ عشر۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سات کو نبوت سے تعلق ہے۔ سات نے ہر نبی کی حفاظت کی۔ چونکہ آنحضرت صلعم کی نبوت کا مسیح موعود میں دوبارہ ظہور ہونا تھا اس لئے آپ نے چودہ کا ذکر فرمایا (۱۱) حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۵ "نعیم بن حماد لذا بن مسعود اورده یخرج سبعۃ نفر ..... مراد باین ہفت اعوان مہدی اند" (۱۲) ایضاً صفحہ ۳۹۶ "ابن عباس گفتہ مرفوعاً کہ اصحاب کہف اعوان مہدی اند" اصحاب کہف سات ہیں۔ لہذا سبعہ رقباء کی دلیل سے مہدی نبی ہو (۱۳) سورۃ الحاقہ کی ساتویں آیت سخرھا علیھم سبع لیال سے حدیث سبعہ رقباء کی تائید ہوتی ہے۔ دیکھو کس طرح سات نے ہود نبی کی نبوت کا ثبوت دیا۔ سبع لیال سے سبع سنین کے اشارہ کو سمجھ کر مسیح موعود کی شان کو پہچانو اور ریح تلقی الناس فی البحر (مشکوۃ) کو یاد کرو (۱۴) اللھم اعنی علیھم بسبع کسبع یوسف (بخاری) جس طرح اللہ تعالیٰ نے بعثت اولیٰ میں آنحضرت صلعم کی سات سے مدد فرمائی اسی طرح بعثت ثانی میں سات کا وعدہ تھا جو چودھویں صدی میں پورا ہو رہا ہے۔ یہ سات اس یوسف کا لوگوں کو غلام بنا دیں گے۔ مگر اوائل میں یوسف نادانوں کی نظر میں حقیر اور ذلیل ہو گیا تھا۔ اور آخر خدا نے اس کو ایسی عزت دی کہ اس کو اسی ملک کا بادشاہ بنا کر قحط کے دنوں میں وہی لوگ غلام کی طرح اس کے بنا دیئے .... پس خدا تعالیٰ مجھے یوسف قرار دیکر یہ ارشاد فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی میں

ایسا ہی کرونگا۔ دیکھو براہین احمدیہ ص۵۵۶۔

(۱۵) مشکوٰۃ باب الملاحم میں ہے فی سبعۃ اشہر دوسری روایت میں سبع سنین ہے۔ مطلب یہ کہ ایک زمانہ آویگا کہ توحید اور ہدایت کا شہر شرک اور ضلالت کے قبضہ میں آجائیگا۔ جس کو مہدی کے سات فتح کرکے از سرنو تقویٰ طہارت دنیا میں قائم کرینگے

(۱۶) بخاری میں ہے کہ منظر ابلیس کے حملہ کے وقت مدینہ کے سات دروازے ہونگے۔ لہا یومئذ سبعۃ ابواب مطلب حقیقی اسلام جو مسیح موعود پیش کرے گا اس کے محافظ سات ہونگے۔ ان سے لوگ اس میں داخل ہونگے۔ (۱۷) مجمع البحار میں ہے کان صلی اللہ علیہ وسلم یری الضوء سبع سنین قاعدہ ہے کہ حفاظت کرنیوالے کچھ آگے ہوتے ہیں۔ کچھ پیچھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے سات محافظ تو اس نبوت کے پہلے لگائے (یعنی سات برس قبل نبوت آپ کو روشنی دکھائی گئی) اور سات کو مسیح موعود کے پیچھے مقرر فرمایا تاکہ اربعۃ عشر رقباء کی رمز کو لوگ سمجھیں۔ اور جان لیں کہ مسیح موعود کی نبوت کوئی علیحدہ نبوت نہیں۔ ایک ہی نبوت ہے جس کے چودہ رقباء ہیں۔ (۱۸) حضرت مسیح موعود کا الہام ہے:۔ "خدا کے سات نیکوکار بندے ہر جگہ پر بیٹھے ہیں" (دیکھو البشریٰ ص۲۸) (۱۹) فیصلہ آسمانی کے آخر جو الہامی ہندسے ہیں۔ ان میں سات کا ہندسہ سات دفعہ آیا۔ اور خاتمہ بھی سات پر ہے (۲۰) اب ساتواں ہزار ہے۔ اور ساتویں ہزار کے متعلق حضرت اقدس نے بہت کچھ لکھا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے آدم کہا۔ میرے ہاتھ سے شیطان مغلوب ہوگا طرح طرح کی آفتیں دنیا میں نازل ہونگی جن کو دیکھ کر لوگ نیک ہوجائیں گے۔ "وانی حینئذ لانقل الناس من الوجود الی العدم بحکم رب العزۃ واری الساعۃ قبل الساعۃ۔ فہنالک یموتون الصالحون من کمال الاطاعۃ...... واما الذین شقوا فیرد علیہم فی اخر الامر رجس من السماء بانواع الوباء والمحاربات وسفک الدماء" (دیکھو خطبہ الہامیہ) بخاری کتاب الانبیاء میں اس آدم۔ اور اس کے زمانہ کی وہ کیسے خوف کا وقت ہوگا۔ پیشگوئی موجود ہے۔ عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالیٰ یا آدم فیقول لبیک وسعدیک والخیر کلہ بیدیک قال فیقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین فعندہ یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکاری وما ھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید الخ

یہ واقعہ قیامت کا نہیں کیونکہ قیامت کو حمل نہیں ہوگا۔ جب دنیا کلہے تو پھر آدم سے وہ پہلا آدم مراد نہیں بلکہ یہ آخری زمانہ کا آدم مراد ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں آدم فرمایا۔ اور کئی برس پہلے اس واقعہ کی خبر دی کہ ایک بڑا زلزلہ آرہا ہے جس میں لڑکے بوڑھے ہو جائیں گے۔ "انہ سیجعل الولدان شیبا۔ الامراض تشاع والنفوس تضاع رسائل وان یومی لفصل عظیم" (دیکھو اربعین ص۳۱) الہام رسائل اور فرزند دلبند...... کان اللہ نزل من السماء ملاکر پڑھو۔ اور پھر خلیفہ ثانی کی خلافت میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھو تا تمکو اس آدم کا حال معلوم ہو۔ جو شخص اس حدیث سے واقف ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ جن کو رسول اللہ صلعم نے بعث النار فرمایا۔ دوسری احادیث میں ان کے ساتھ مسیح موعود کا ذکر ہے جس سے ثابت ہوا کہ یہاں آدم سے مراد مسیح موعود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانا یا آدم ظاہر کر رہا ہے کہ مسیح موعود نبی ہے۔ حضرت اقدس لکھتے ہیں "ذوالقرنین بھی صاحب وحی تھا خدا تعالیٰ نے اس
۱۳۳۴
کی نسبت فرمایا ہے۔ قلنا یا ذوالقرنین۔ اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں" (دیکھو براہین ص ۹/۵) اس آیۃ میں بعث النار کے نکلنے کا زمانہ بتایا گیا شیخ الاسلام شرح بخاری میں ہے "بعضے گویند ذوالقرنین نبی بود و آں مرویست از عبداللہ ابن عمرو بن عاص و بریں است ظاہر قول وے تعالیٰ قلنا یا ذالقرنین

ایک اور حدیث میں ہے اذا وحی اللہ الیہ "یا عیسیٰ انی قد اخرجت الخ علاوہ اس کے النار بھی مسیح موعود کے نبی ہونے کی دلیل ہے عبداللہ بن سلام نے آنجناب صلعم سے جن تین چیزوں کی نسبت سوال کیا اور کہا لا یعلمھن الا نبی ان میں یہ نار بھی ہے جس کا جواب آپنے اس طرح دیا۔ فنار تحشر الناس من المشرق الی المغرب (دیکھو بخاری) اتنا بڑا نشان جس کی خبر تمام نبیوں نے دی اور جس کا پتہ دینے سے عبداللہ نے آپ کو نبی مان لیا۔ ایک معمولی شخص کی خاطر کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔

جب نبیوں کو ہی اس کا علم دیا گیا تو سمجھو کہ نار جیسا عذاب جس میں تمام دنیا مبتلا ہو نبی ہی کے انکار سے آیا ہے وہ بھی تو انسان تھے جنہوں نے یہ خبر سنکر کہ قیامت کے قریب ایسا واقع ہوگا آپ کی نبوت کے قائل ہوگئے مگر آج مسلمان کہلانے والے وہ حالت دیکھ کر بھی نہیں مانتے اللھم اجرنی من النار سات دفعہ پڑھنے کا حکم ہے من اذن سبع سنین محتسبا کتب لہ براءۃ من النار اس نبی کی اطلاع دینے سے نجات ملیگی۔

(۲۱) مکاشفہ میں مسیح کے ساتھ سات کا ذکر ہے دیکھو باب ۱/۱۲ "سونے کے سات چراغدان دیکھے" ...اور اس کے دہنے ہاتھ میں سات ستارے تھے۔ باب ۳/۱ "جس کے پاس خدا کی سات روحیں ہیں" باب ۴/۵ — "اس تخت کے سامنے آگ کے سات چراغ جل رہے ہیں" باب ۵/۱ — "اور جو تخت پر بیٹھا تھا میں نے اس کے دہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی اور اسے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا تھا" (سورہ فاتحہ) ایک برہ کھڑا دیکھا اس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں باب ۶ برے نے ان سات مہروں میں سے ایک کو کھولا.... کیا دیکھتا ہوں ایک سفید گھوڑا ہے .... دوسری مہر کھولی.... اور گھوڑا نکلا جس کا رنگ لال تھا.... تیسری کھولی کیا دیکھتا ہوں ایک کالا گھوڑا ہے" باب ۸ اور میں نے ان ساتوں فرشتوں کو دیکھا.... انھیں سات نرسنگے دیئے گئے..... اور جب پہلے نے

نرسنگا پھونکا تو خون ملے ہوئے اولے اور آگ پیدا ہوئی" باب ۸ ایک اور زور آور فرشتے کو ... اترتے دیکھا - اس نے اپنا دہنا پاؤں تو سمندر پر رکھا اور بایاں خشکی پر ... اور جب وہ چلایا تو گرج کی سات آوازیں سنائی دیں" باب ۱۰ "وہ سات فرشتے ساتوں پچھلی آفتوں کو لئے ہوئے دیکھے" باب ۱۵ "پھر میں نے ... ان ساتوں فرشتوں سے یہ کہتے سنا کہ جاؤ خدا کے قہر کے ساتوں پیالوں کو زمین پر الٹ دو ... چھٹے نے اپنا پیالہ بڑے دریائے فرات پر الٹا - اور اس کا پانی سوکھ گیا - تاکہ مشرق سے آنے والے بادشاہوں کے لئے راہ تیار ہو جائے" یہ پیشگوئی پوری ہو چکی یسعیا باب ۱۱/۱۵ - تب خداوند دریائے مصر کے نشان کو بالکل سیٹ دیگا - اور اپنی زور آور آندھی سے ندی پر اپنا ہاتھ ہلاویگا - اور اس کو سات نالے کر دے گا ... لوگ جوتے پہنے پار چلے جائیں گے - (۲۲) مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے نوح بھی فرمایا - اور نوح کی بابت پیدائش باب ۸/۴ میں ہے اور ساتویں مہینے کی سترہویں تاریخ کو اراراط کے پہاڑوں پر کشتی ٹک گئی" (۲۳) یکلمہ منہ سے عیسائی صاحبان مسیح ناصری کی الوہیت ثابت کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کو بھیجکر سات سے اس کا جواب دیا - ولو ان ما فی الارض من شجرة اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعة ابحر ما نفدت کلمٰت اللہ - ان اللہ عزیز حکیم (لقمان) ۳/۴ بخاری و مسلم میں ہے رانیی اللیلة عند الکعبة ..... فرئیت رجلا ادم ... یطوف بالبیت ... فقالوا ھذا المسیح ابن مریم - حفاظت اسلام کے لئے مسیح موعود کے سات بمنزلہ طواف کے ہیں - احمدیوں کو حج مبارک ہو - رمی بسبع حصیات یکبر مع کل حصاة خدا کی بڑائی بیان کرو - ملائکہ رمی میں مشغول ہیں حصیات کا حال سنئے ہو میرے بیان کرنے کی ضرورت نہیں اور بھی کئی سات ہیں - بخوف طوالت اسی پر بس کرتا ہوں مجمع البحار میں ہے سئل ابن عباس عن مسئلة فقال اھدی من سبع ..... فقال الذئب من لحقھا یوم السبع یہ دو حوالے بھی اسی زمانہ کے متعلق ہیں - اللہ تعالیٰ لوگوں کو توفیق بخشے وہ اس زمانہ کے نبی کو شناخت کریں (مرکر ملاد اندو لمیاں)

چندہ کی اپیل

بخدمت جناب سکرٹریان و دیگر احمدی احباب صاحبان

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبل ازیں بندہ ایک تحریک آپ کی خدمت میں اس مضمون کی کر چکا ہے کہ بمبئی کی ایک کمپنی مشاہیر ہند کے حالات ایک کتاب کی صورت میں شائع کر رہی ہے اس میں حضرت مسیح موعود کی مختصر لائف سیرة - دعویٰ تعلیم - علم کلام - اور نشانات - اور کامیابی اور سلسلہ کی مختصر کیفیت بھی انشاء اللہ شائع ہوگی - اور ایک صفحہ پر حضرت اقدس کا فوٹو اور منارة المسیح - حضرت اقدس کی قبر - بورڈنگ اور تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے فوٹو ہونگے پہلے اندازہ کیا گیا تھا کہ یہ مضمون کتاب کے ۴ صفحات پر آ جائیگا - مگر پروفوں کے آنے پر یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ مضمون بجائے ۴ صفحات پر پورا ہونے کے ۴ ۱/۲ صفحوں پر ختم ہوتا ہے - اس لئے جس قدر رقم کے لئے تحریک کی گئی تھی اس سے اب قریبًا دو چند روپیہ خرچ ہوگا -

کمپنی نے کہا ہے کہ یا تو مضمون کو کاٹ کر چار صفحوں پر پورا کر دیا مزید صفحات کے لئے اسی حساب سے اجرت کا اندازہ لگا کر روپیہ ارسال کرو - یہ تو مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ اب مضمون کو اور بھی مختصر کیا جائے اس لئے آپ کی خدمت میں اپیل کرتا ہوں کہ آپ مزید کوشش فرما کر پہلے سے دو چند رقم مہیا فرما کر ممنون فرماویں - اور نیز حتی الوسع جلدی رقم ارسال فرماویں کیونکہ اس روپیہ کی بہت ضرورت ہے، اس تحریک پر اس وقت تک صرف دو صد روپیہ دفتر میں پہنچا ہے - اور مبلغ چھ سو روپیہ کی اور ضرورت ہے نیز کمپنی والوں نے لکھا ہے کہ اس مضمون کی الگ کاپیاں بھی مبلغ پانچ روپیہ فی کاپی کے حساب سے دیجا سکتی ہیں بشرطیکہ ہمیں فورًا اطلاع دیجائے - کہ کس قدر زائد کاپیوں کی ضرورت ہوگی - پس اگر کوئی صاحب اس مضمون کی جس میں ایک صفحہ پر مذکورہ بالا فوٹو بھی ہونگے علیحدہ کاپی خریدنا چاہیں تو دفتر ترقی اسلام میں اطلاع دیں - اور ساتھ ہی مبلغ پانچ روپیہ کی رقم بھی ارسال فرما دیں -

یہ مضمون انگریزی میں ہوگا اور ریویو ماہ ستمبر میں بھی شائع ہوگا - اور ریویو اردو بابت ستمبر میں بھی اس کا ترجمہ شائع ہوگا - (شیر علی عفی عنہ سکرٹری ترقی اسلام ۱۲ - ستمبر ۱۹۱۷ء)

زنانہ مدرسہ قادیان کی نسبت

جناب آیل - ایف - سرکار اسسٹنٹ انسپکٹرس کی رائے

(خلاصہ)

(۱) پچھلے سالانہ امتحانوں سے لیکر اب تک ۲۰ لڑکیوں کا اضافہ ہوا - اس وقت ۶۸ لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں

(اگست ۱۹۱۷ء میں ۸۰ لڑکیاں ہیں)

(۲) تیسری جماعت سے لیکر پانچویں جماعت کا کام اچھا ہے اور ان جماعتوں کا حساب بھی اچھا ہے

(۳) معلمہ اول بہت شائستہ خاتون ہے - لڑکیوں کے ساتھ بڑا اچھا برتاؤ رکھتی ہے - اس کی جماعتیں بہت اچھی رہی ہیں

قائم مقام سکرٹری صدر انجمن کی رائے

موجودہ انتظام اور کام سکینہ بیگم کی زیر نگرانی ہوتا ہے جو خوش اسلوبی سے نباہ رہی ہے - (یہ وہ رائے ہے جو جناب نائب سکرٹری صاحب نے سالانہ معائنہ کے موقعہ پر صدر انجمن ...... میں ظاہر فرمائی -

ان ذمہ دار افسروں کی آراء سے ظاہر ہے کہ مدرسة البنات کی تعلیمی حالت خدا کے فضل سے بہت اچھی ہے - والدین کا اطمینان لڑکیوں کی روز افزوں تعداد سے ظاہر ہے ایسا کیوں نہ ہو جبکہ معلمہ اول جناب اکمل کی اہلیہ مکرمہ ہیں - جن کے دینی معلومات سے پُر مضامین سلسلہ کے اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں -

درخواست دعا منشی عبد الرحمن صاحب مدرس بوتالہ سردار جھنڈا سنگھ بیمار ہیں اور منشی محمد نصیب ہیڈ کلرک دفتر ریویو کا ... ہے - احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں -

ظفر علی خاں کا عذر نامعقول

مسٹر ظفر علی خاں کی مولویت کی جو پردہ دری ہوئی ہے اس پر مسٹر موصوف نے دو عذر نامعقول تراشے ہیں:-

پہلا عذر

"ایک مولوی صاحب تشریف لے آئے جو فرقہ مقدسہ قادیانی کے ایک رکن ہیں پوچھنے لگے کہ کیا لکھ رہے ہو۔ ہم نے کل حقیقت بیان کی۔ فرمانے لگے کہ واہ قرآن بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا۔ اجی حضرت صحیح قرات اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ نہیں بلکہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ لَاثْمٌ ہے"

اس کے متعلق ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ ان مولوی صاحب کا جو فرقہ مقدسہ قادیانی سے تعلق رکھتے ہیں کاش نام ظاہر کر دیا جاتا ورنہ ہم اسے بناوٹی سمجھنے میں حق بجانب ہیں۔

دوسرا عذر:-

"... مگر ہمارا یہ عذر بدتر از گناہ ہے۔ اور جو معنویت لاثم کے لکھ دینے سے ہم سے سرزد ہوئی ہے اس کا کسی طرح پردہ پوش نہیں ہو سکتا۔

ایک دوسری جہالت کا فعل جسے جہل مرکب کہنا چاہیئے ہم سے یہ صادر ہوا کہ لاثم کے لام کو جو تاکیدی ہو سکتا تھا ہم نے خدا جانے کس وسوسہ سے آلودہ ہو کر الف لام تعریفی لکھ دیا۔ ہمیں رہ رہ کر تعجب ہوتا ہے کہ ہماری عقل پر کیسے پتھر پڑ گئے تھے کہ ایسی حالت میں جبکہ لاثم سے الف کا وجود تک نہ تھا...... . . . .

. . . .

... پرچہ چھپ چکا تھا اور تقسیم ہونے کو تھا ورنہ ہم سارے پرچہ کو جلوا دیتے تاکہ یہ کلنک کا ٹیکہ ہمارے ماتھے پر نہ لگا رہے۔ مگر اس نالائقی کا تیر کمان سے چھوٹ چکا تھا اور واپس نہ آ سکتا تھا"

اسپر تو آپ نے خود جہل مرکب کا خطاب اپنے لئے تجویز دیا۔ ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ خاصان خدا کے مقابل پر آنے کا یہی نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ لوموا انفسکم (المکمل)

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا الخ کی لطیف تفسیر

از جناب حافظ جمال احمد صاحب قادیانی از راولپنڈی

راولپنڈی میں ایک حکیم صاحب ہیں جن سے میرا تبادلہ خیالات اکثر ہوا کرتا ہے چنانچہ مختصراً افادہ عام کے لئے ایک رکوع کا مطلب جو انہوں نے خاکسار سے دریافت فرمایا ذیل میں درج کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ان کو اور دیگر ناظرین کو سمجھنے اور حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حکیم صاحب نے فرمایا پارہ پچیس میں ذکر ہے وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّوْنَ وَقَالُوْا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ اور آگے آتا ہے کہ وہ علم للساعۃ ہے۔ میں نے اس میں غور کی اور امام مسجد سے بھی ذکر کیا۔ مگر کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ آپ اس کا کیا مطلب سمجھے ہیں۔ میں نے کہا کہ اس آیت میں خدا تعالیٰ اس بات کا ذکر فرماتا ہے کہ جب بلحاظ مثیل ہونے کے ابن مریم کا ذکر کیا گیا تو اے محمد الرسول اللہ تیری قوم لگی تالیاں بجانے اور ہنسی کرنے۔ اور کہنے لگی۔ اجی بتاؤ اب ہمارے معبود بہتر ہوئے یا وہ جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی ابن مریم۔ اب اس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ کسی جگہ مثالی طور پر ابن مریم کا ذکر کیا گیا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ ذکر اس رنگ میں کیا گیا ہے کہ کفار نے اپنی غلط فہمی سے اس کو اپنے مفید مطلب خیال کیا ہے۔ اور یہ سمجھا ہے کہ اس میں ان کے معبودان باطلہ کی تائید پائی جاتی ہے جبھی تو وہ الزاماً کہتے ہیں کہ ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ اجی اب بتاؤ ہمارے معبود اچھے ہوئے یا وہ اب تو اپنی زبان سے ہی تم نے تسلیم کر لیا۔ اب دیکھنا یہ چاہیئے کہ ایسے رنگ میں ابن مریم کے مثیل کا کہاں ذکر ہوا ہے۔ جس سے ان کو ایسی غلط فہمی ہوئی۔ سو وہ ذکر سورہ تحریم میں آتا ہے اس سورۃ میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلعم کے منکرین اور مومنین کی مثالیں بیان کر کے چند پیشگوئیاں آپ کے مخالفین اور موافقین کی نسبت کی ہیں۔ چنانچہ آپ کے منکرین کی نسبت فرماتا ہے:-

آنحضرت کے منکرین کے متعلق پیشگوئی۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ۔ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ کہ جنہوں نے آنحضرت صلعم کا انکار کر دیا ہے۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے نوح اور لوط کی بیوی کہ باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے گھر میں چشمے جاری کئے مگر انھوں نے اپنی پیاس کو ان سے نہ بجھایا۔ اور باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے ان کے گھر میں نور پیدا کیا۔ مگر انھوں نے اپنی ظلمت کو ترک نہ کیا۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک کی گئیں اور پھر ان کو جہنم میں داخل کیا گیا۔

اسیطرح موجودہ لوگوں میں بھی خدا تعالیٰ نے ایک چشمہ جاری کیا ہے جس سے وہ اپنی پیاس کو بجھا سکتے ہیں۔ اور ایک نور پیدا کیا ہے کہ جس سے وہ اپنی ظلمت کو دور کر سکتے۔ اور راہ ہدایت کو پا سکتے ہیں لیکن اگر اس سے وہ لاپرواہی کرینگے تو ان کا حال بھی وہی ہوگا جو نوح اور لوط کی بیوی کا ہوا۔ دنیا میں بھی ہلاک کر دئے جائیں گے جس طرح فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا کے مطابق اللہ کے عذاب سے ان کو کوئی بچا نہ سکا۔ ان کا بھی پھر کوئی ایسا حامی اور مددگار نہیں ہوگا۔ اس کے آگے ان لوگوں کی مثالیں ذکر فرماتا ہے جو آنحضرت صلعم پر ایمان لائے اور ان مومنین کے دو حصے کر کے ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ مثال بیان فرمائی ہے۔ (باقی آئندہ)

میں پارچہ فروشی کا کام کرتا ہوں۔ ۱۵ روپیہ ماہوار آمد ہے ذات کھرل سیاہی کسی زمیندار قوم کی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں خط و کتابت بمعرفت خورشید احمدی عنبر دار کوٹلی ہرنرائن ڈاکخانہ فتح گڑھ ضلع سیالکوٹ

اُجرت اشتہارات الفضل ہفتہ وار

	صفحہ	کالم	نصف کالم	تہائی کالم	چوتھائی کالم
ایک سال	۳۰۰	۱۰۰	۵۵	۳۶	۳۰
نصف سال	۱۵۰	۵۲	۲۸	۲۰	۱۶
سہ ماہی	۸۰	۳۰	۱۶	۱۲	۱۰
ایک ماہ	۲۴	۱۲	۸	۵	۴
دو بار	۱۵	۹	۶	۴	۳
ایک بار	۱۱	۶	۴	۳	۲

ہفتہ میں دو بار چھپوانے کی اُجرت اس سے دوگنی ہوگی سطر دو آنہ ایکبار کے اور تقسیم کرانے کی ضمیمہ جو دو صفحے پر ہو ما لمقطع چھ روپیہ لئے جائیں گے۔ اس سے زیادہ فی دو صفحہ بھر فی سیکڑہ ریڈنگ میٹر میں اُجرت ڈیوڑھی ہوگی۔ جو اشتہار چھپوانا چاہیں وہ پہلے مینجر کو دکھا لیا جائے اس میں فحش الفاظ یا ایسے امراض کا ذکر نہ ہو مینجر کو ہر وقت اختیار حاصل ہے کہ کسی اشتہار کی اشاعت بند کر دے اور بقیہ اُجرت واپس دیدے۔ اس اجرت میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ پس رعایت کے لئے خط و کتابت فضول ہے۔ (مینجر الفضل قادیان)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت قبلہ مولوی حافظ حکیم حاجی نور الدین صاحب رضی خلیفۃ المسیح اول مرحوم کی بڑی صاحبزادی اور اس عاجز کی بیوی آج بوقت نماز مغرب پونے تین سال کی علالت کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملی اور ہم سب کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر کے غم میں محزون کر گئی۔ التماس ہے کہ تمام احمدی احباب جمعہ کے روز مرحومہ کا جنازہ پڑھ کر مجھ کو مشکور اور مرحومہ کی روح کو ممنون فرما دیں۔

(خاکسار محمد فضل الرحمن مفتی ۱۳ ستمبر ۱۹۱۴ء)

نائب ایڈیٹر ہمیں جناب مفتی صاحب سے اس صدمہ میں بہت ہمدردی ہے۔ آپ نے علاج اور تیمارداری میں جو جد بلیغ کی ہے وہ دوسرے خاوندوں کے لئے ایک نمونہ ہے۔

اللّٰھم اغفرلھا

ہنگامۂ یورپ

طرابلس میں باغیوں کو شکست۔ لندن ۸ ستمبر رو تا۔ طرابلس میں اگیلاہ کے قریب ایک اطالوی دستے فوج نے ۵۰۰۰ باغیوں کے خلاف جن کے پاس ۵ توپیں تھیں۔ اور جو ایک ترکی افسر کے ماتحت تھے حملہ کیا ایک سخت لڑائی ہوئی جس میں باغیوں کو شکست ہوئی جو ایک ہزار لاشیں دو توپیں اور بہت سی بندوقیں اور سامان بارود کے چھوڑ گئے اطالوی باقی باغیوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔

قیصر کی تازہ ترین تر بڑ۔ لندن ۸ ستمبر قیصر نے ریگا میں افواج کے سامنے ایک شیخت آمیز تقریر میں بیان کیا کہ یہ شہر جسے قدیم جرمن سپرٹ نے قائم کیا تھا روسی ظلم سے آزاد کیا گیا ہے۔ یہ فتح توقع سے بھی زیادہ جلدی ہوئی ہے۔ اور دشمن کو ایک کھلبلی والی ضرب لگائی گئی ہے۔ ہم اپنی حفاظت کرتے جائیں گے۔ کچھ پرواہ نہیں خواہ کتنی دیر تک ہمیں ایسا کرنا پڑے۔ ایسی ضربیں جیسی کہ ریگا میں لگائی گئی ہیں فتح کو جلد لاتی ہیں۔ خداوند کریم نے ہماری دعائیں قبول کی ہیں۔ اور وہ ہمیں ہماری روز کی روٹی دے رہا ہے اس لئے ہمیں فولادی ارادے کے ساتھ فتح کی طرف آگے بڑھے جانا چاہیے۔

پسپائی کا جرمن اعتراف۔ ۱۰ ستمبر ایک لاسلکی جرمن سرکاری پیام ظاہر کرتا ہے کہ انگریزی فوج نے ہمیں ہارز بیکو اور ولریت میں پیچھے ہٹا دیا ہم نے سابق مورچہ کو دوبارہ حاصل کر لیا۔ ہمارا ہراول جمیں مالکس مقدونیہ کے شمال مغرب کی طرف فرانسیسیوں کے سامنے سے ہٹ آیا۔ اگست میں ہمارے ۴۲ ہوائی جہاز پرواز گم ہوئے اور چار غبارے نیچے اتارے گئے۔

توپخانہ کے باہمی مقابلے۔ لندن ۱۱ ستمبر کل شب کی سرکاری اطلاع میوز کے دائیں کنارے پر اور پہاڑی نمبر ۳۴۴ اور لوآسکے دی نوشے کے علاقہ میں توپخانے کے مقابلے باہمی کی خبر دیتی ہے۔ کپتان ڈی بنیمر دنامور ہوا باز نے ایک اور جرمن آلہ کو نیچے اتار لیا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

مدراسی رنگروٹ۔ سپاہ تحفظ ہند مدراس میں جس کی سیاہ داخلہ ۲۸ اگست کو ختم ہو گئی ۱۷۴۰ آدمیوں کی درخواستیں بھرتی کے لئے آچکی ہیں۔ لیکن خیال ہے کہ طبی امتحان کے بعد ۵۰۰ یا زیادہ سے زیادہ ۷۵۰ رنگروٹ فوجی کام کے قابل نکلیں گے۔ رنگروٹوں کی تربیت اگلے مہینے شروع ہوگی۔

سب جج کو سزائے رشوت۔ مسٹر ہملٹن آئی سی ایس اسپیشل مجسٹریٹ منٹگمری نے ۱۰ ستمبر کو مسٹر ہرکھ لال بیرسٹر و سب جج کے مقدمہ کا جن پر زیر دفعہ ۱۶۱ تعزیرات ہند رشوت ستانی کا الزام لگایا گیا تھا فیصلہ سنا دیا۔ عدالت کے نزدیک ملزم پر جرم ثابت پایا گیا اور اس کو دو سال قید کی سزا دی گئی۔ ملزم کی طرف سے بذریعہ مسٹر براڈوے جو انہی دنوں چیف کورٹ کے جج مقرر ہوئے ہیں ضمانت کی درخواست آنریبل مسٹر جسٹس شادی لال کے اجلاس میں پیش کی گئی جنہوں نے سرکاری وکیل سے مشورہ کر کے ملزم کو ۲۰ ہزار کی ضمانت پر چھوڑنا منظور کیا۔

لفٹنٹ گورنر کا دورہ۔ لفٹنٹ گورنر بہادر چہار شنبہ کے روز ممیو سے روانہ ہو کر پنجشنبہ کو مانڈی پہنچیں گے۔ اور جمعہ کو ٹنگو میں رونق افروز ہو کر شنبہ کو رنگون آجائیں گے

ایک قیمتی پتھر۔ دریا سرائے کی پولیس کو اطلاع دی گئی تھی کہ دربھنگہ راج کا جو ایک قیمتی جواہر سابق مہاراجہ کے وقت میں کھو گیا تھا وہ بابو راجبلی سرشتہ دار منصفی کے مکان میں موجود ہے۔ پولیس راجبلی کے مکان پر پہنچی اور جواہر طلب کیا۔ جس پر پتھر کا ایک گول سا ٹکڑا پیش کیا گیا۔ لیکن مہاراجہ صاحب نے اس کو دیکھ کر کہا کہ یہ ان کا گم شدہ نگینہ نہیں ہے۔ لہذا تماشائیوں کے ایک بڑے مجمع کے سامنے وہ پتھر بابو راجبلی کو واپس کر دیا گیا۔

بابو راجبلی نے کہا کہ یہ پتھر سمستی پور میں ایک فقیر نے ان کو دیا تھا۔ اور تاکید کی تھی کہ اس کو کبھی جدا نہ کرنا۔ ایک موقع پر ایک جوہری اس پتھر کی قیمت تین لاکھ روپیہ دیتا تھا۔ لیکن انھوں نے اسے بیچنے سے انکار کر دیا۔

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا۔